Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون: ۹۴۹۴ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | منگل ۳/ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ ' ۲۱ تبوک ۱۳۷۲ ہش ' ۲۱ ستمبر ۱۹۹۳ء نمبر ۲۱۰

بیعت کا اصل مدعا

بیعت سے اصل مدعا یہ ہے کہ اپنے نفس کو اپنے رہبر کی غلامی میں دے کر وہ علوم اور معارف اور برکات اس کے عوض میں لیوے جن سے ایمان قوی ہو اور معرفت بڑھے۔ اور خدا تعالیٰ سے صاف تعلق پیدا ہو اور اس طرح دنیوی جہنم سے رہا ہو کر آخرت کے دوزخ سے مخلصی نصیب ہو اور دنیوی نابینائی سے شفا پا کر آخرت کی نابینائی سے بھی امن حاصل ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ذیلی تنظیمیں عربی سکھانے کیلئے منصوبہ بندی کے تحت کام شروع کریں

بیت النور اوسلو-ناروے سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ کے خطاب کا خلاصہ جو تین مواصلاتی سیاروں اور ۱۶ میٹر بینڈ ریڈیو سے اردو کے علاوہ دو اور زبانوں انگریزی اور عربی میں ۲۔ جولائی ۱۹۹۳ء کو براہ راست ٹیلی کاسٹ اور نشر کیا گیا

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ربوہ: ۲۔ جولائی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ذیلی تنظیموں کو ہدایت فرمائی ہے کہ مستقل منصوبوں کے تحت عربی زبان سکھانے کا انتظام کیا جائے تاکہ کلام الٰہی کا مطلب ہر احمدی براہ راست سمجھ سکے۔ اس کے علاوہ اردو زبان سیکھنے پر توجہ دیں۔ اردو نہ جاننے والے احمدی صرف ترجمے کو کافی نہ سمجھیں۔ اور تیسری اہم بات یہ ہے کہ جس ملک میں رہتے ہوں اس کی زبان میں ایسی مہارت حاصل کریں جس طرح اپنی مادری زبان میں مہارت ہوتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے یہ ارشادات جمعہ کے روز اپنے "خطاب" میں فرمائے جو بیت النور اوسلو ناروے سے براہ راست دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ اس کے علاوہ ریڈیو کے ۱۶ میٹر بینڈ پر بھی یہ براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے جمعہ کے روز بیت النور میں اپنے اس خطاب میں فرمایا کہ یہ براہ راست "خطاب" ناروے کی جماعت کے خرچ پر پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انگلستان سے جو براہ راست ٹیلی کاسٹ کا نظام قائم اس کا بجٹ معین ہے۔ لیکن اگر کہیں دور جا کر کسی جگہ سے مواصلاتی رابطہ قائم کرنا ہو تو اس پر اضافی اخراجات آتے ہیں چنانچہ جماعت ناروے نے اپنے جرمن احمدی بھائیوں کی مثال کی پیروی کرتے ہوئے آج براہ راست خطبہ ناروے سے ٹیلی کاسٹ کرنے کا اضافی خرچہ اٹھایا ہے۔

حضور ایدہ اللہ فرمایا آج صرف ناروے کی جماعت کی مختلف تقاریب کا آغاز ہی نہیں ہو رہا بلکہ دنیا کے اور مختلف علاقوں میں بھی ایسی بہت سی تقاریب کا اہتمام ہے۔ ناروے میں آج اور کل تینوں ذیلی مجالس کے اجتماعات ہیں۔ گوئٹے مالا میں مجلس خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہفتہ کے دن شروع ہو رہا ہے۔ لجنہ اماء اللہ جرمنی کا ۱۵واں سالانہ اجتماع کل بروز ہفتہ سے شروع ہو رہا ہے۔ اور کینیڈا کی جماعت کا ۱۷واں سالانہ جلسہ آج ۲۔ جولائی سے شروع ہو رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ تمام مغربی ممالک ہیں۔ جن میں جماعتی تقریبات ہو رہی ہیں۔ مغرب میں ہونے کی وجہ سے ان کے عمومی مسائل مشترک ہیں۔ مثال کے طور پر ان ممالک میں رہنے والے احمدی بچے جو پاک و ہند سے آئے ہیں مگر جنہوں نے اسی ماحول میں پرورش پائی ہے۔ مجھے خطوط لکھتے ہیں کہ آپ کی اردو بڑی مشکل ہے بعض اوقات سمجھ نہیں آتی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میری اردو تو عام بول چال کی اردو ہے۔ روانی میں جو الفاظ ذہن میں آتے ہیں وہ بولتا چلا جاتا ہوں۔ یہ زبان ان احمدی بچوں کو سمجھ میں آنی چاہیے۔ جو خصوصاً اردو زبان جاننے والے ممالک سے آئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج میں اسی ضمن میں بعض نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے سب سے پہلے عربی زبان کی عظمت اور اس کے بلند مرتبہ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خدائی خبروں کی روشنی میں اپنی کتاب منن الرحمٰن میں یہ بات بیان کی ہے کہ عربی تمام زبانوں کی ماں ہے۔ اور یہ کہ یہ زبان الہامی زبان ہے جو سب سے پہلے حضرت آدم کو سکھائی گئی۔ اور اسی سے باقی زبانیں پیدا ہوئیں۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے بہت بڑے عالم اور فلسفی حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے ۴۰ سے زائد زبانوں کے بارے میں ثابت کیا ہے کہ یہ عربی زبان سے نکلی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ چونکہ کلام الٰہی عربی میں ہے اس لئے عربی کو جو فوقیت اور بلند مرتبہ حاصل ہے اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ عربی زبان سے یہ عظیم مقام کوئی نہیں چھین سکتا۔ اللہ نے چاہا تو وہ وقت آنے والا ہے جب عربی زبان دنیا میں سب سے زیادہ سمجھے جانے والی اور بولی جانے والی زبان ہوگی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ احمدی بچوں کو جو صلاحیتیں حاصل ہیں ان کو ضائع نہ ہونے دیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ایک بچہ بیک وقت چھ زبانیں سیکھ سکتا ہے۔ اور اس کے ذہن پر کوئی بوجھ نہیں پڑتا۔ اس لئے احمدیوں کو چاہئے کہ عربی زبان میں ترقی حاصل کریں۔ خصوصاً مغربی ممالک میں رہنے والے احمدیوں کو ایسی سہولتیں آسانی سے حاصل ہو سکتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ذیلی تنظیموں لجنہ اماء اللہ۔ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ عربی زبان کو سکھائے جانے کی طرف خصوصیت سے توجہ دیں اس سلسلے میں تدریجی پروگرام بنائے جائیں کیونکہ یہ ایک دن کا کام

مسلسل صفحہ ۲

درخواست دعا

○ محترمہ فتح بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا احمد خان نسیم صاحب تحریر فرماتی ہیں

میری بہو عزیزی فیفیہ مہدی اہلیہ مکرم نسیم مہدی صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ آف کینیڈا (ٹورنٹو) کا بروز جمعہ کینیڈا میں دماغ کا آپریشن ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کامیاب کرے اور بعد کی ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

○ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب۔ صدر موصیاں محلہ ناصر آباد ربوہ۔ ہیضہ اور شدید نقاہت کی وجہ سے بہت بیمار اور فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

○ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں بی اے سال اول ۹۵-۱۹۹۳ء میں طالبات کا داخلہ ۲۱۔ ستمبر ۱۹۹۳ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۹۳ء تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہیں گے۔ دفتر میں فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲۳۔ ستمبر ۱۹۹۳ء ہوگی۔ داخلہ فارم دفتر ہذا سے دفتر ٹائم میں وصول کریں۔

پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت ربوہ

ایک ضروری درخواست

○ "روس میں انقلابات" کا پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا ہے اب دوسرے اور اچھے ایڈیشن کی تیاری ہے دوسرے ایڈیشن کو بہتر بنانے کے لئے احباب اپنے مشوروں سے نوازیں نیز مفید حوالے اور فوٹوز کے متعلق بھی اطلاع دیں۔ یہ چیزیں ستمبر کے آخر تک پہنچ جائیں تو مفید ثابت ہونگی۔

سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

نہیں یا چند سال کا کام نہیں۔ایک کے بعد دوسرا قائد یا زعیم یا صدر اپنے عرصہ قیادت میں اس سلسلے کو جاری رکھے۔اور مقصد یہ پیش نظر ہو کہ اتنی عربی سیکھ لی جائے جس سے کلام الٰہی کا مطلب آسانی سے براہ راست سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔اس کا منصوبہ بندی اور سلیقے سے آغاز کیا جائے پھر ان منصوبوں سے ہی نہیں بلکہ ان پر عمل درآمد کے بارے میں مجھے اطلاع دیں اور اس سلسلے کو کسی منزل پر چھوڑنا نہیں۔ حتی کہ ہمارے ہاں عربی بول چال جاننے والے بچے پیدا ہونے لگیں اس سے جماعت میں موجود ایک بڑا خلا پر ہو جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دوسری نصیحت یہ ہے کہ آپ اردو کی طرف توجہ کریں۔یہ خیال نہ کریں کہ یہ پاک و ہند کی زبان ہے۔یہ درست نہیں ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اکثر ایسی مذہبی کتب جو الہامی کہلاتی ہیں ان میں واقعۃ الہامی الفاظ بے حد کم ہوتے ہیں۔زیادہ تاریخ نگاری کا حصہ ہوتا ہے۔پرانے عہد نامہ' ژندپارند' گیتا یا وید وغیرہ کتب میں اکثر الفاظ اور محاورے انسانوں کے بیان کردہ ہیں۔البتہ مضمون مقدس ہے۔اس لحاظ سے آج کے دور کو دیکھا جائے تو عربی کے بعد خدا تعالیٰ سب سے زیادہ اردو میں ہمکلام ہوا ہے۔اسی وجہ سے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ایک بار فرمایا تھا کہ یہ زبان کبھی نہیں مرے گی۔خدائی ارشادات کے علاوہ حضرت بانی سلسلہ کی کتب اور تحریرات کا حصہ بہت تھوڑے حصے کے سوا کلی طور پر اردو میں ہے اس لیے سب سے زیادہ ترجیح عربی کے بعد اردو کو ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا تیسرے نمبر پر ہر ملک کی اپنی زبان ہے۔اردو بھی سکھائیں اور مقامی زبانیں بھی سکھائیں جس ملک میں بھی احمدیت کو فروغ حاصل ہوتا ہے وہ اس ملک کی مقامی زبان ہی کے توسط سے ہوتا ہے۔ تمام احمدی بچوں کا فرض ہے کہ وہ مقامی زبان کو مادری زبان کی طرح بولنا اور سمجھنا سیکھیں۔اس لئے کہ اپنے ملک کے دائرہ میں اس ملک کی مقامی زبان کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی نئی نسل میں جو بچے پیدا ہو رہے ہیں ان میں مثلاً برطانیہ میں انگریزی میں اول آنے والے احمدی بچے ہوتے ہیں۔ جرمنی میں جرمن زبان میں اول آنے والے احمدیہ بچے ہیں۔ حضور نے فرمایا ناروے کے بارے میں مجھے علم نہیں اگر ایسا نہیں ہے تو یہاں بھی ایسا ہونا چاہیے۔

ضمناً حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ناروے میں مقامی لوگ اعلیٰ تعلیم کی طرف زیادہ توجہ نہیں کرتے اس لئے یہاں پر احمدیوں کے لئے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا میدان کھلا پڑا ہے۔ ناروے کی احمدیہ جماعت کو اس طرف خصوصی توجہ کرنی چاہیے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا عربی اور اردو کے سلسلے میں میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ صرف پاکستان سے آئے ہوئے بچوں کا ہی یہ کام نہیں کہ وہ اردو سیکھیں بلکہ تمام نواحمدیوں کا یہ فرض نہیں تو اس میں ان کا فائدہ ضرور ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک شعر

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ جب سلسلہ کے مختلف انگریزی کے ماہرین کو یہ نظم دی گئی کہ اس کا ترجمہ کریں تو ایسے لوگ جن کو اپنی انگریزی دانی پر جائز فخر تھا' شاعرانہ مزاج بھی تھا' جب ان کا ترجمہ دیکھا گیا تو پتہ چلا کہ ترجمہ کرنا کس قدر مشکل کام ہے۔

حضور نے فرمایا اردو میں ایک ایک شعر ایسا ہے جو دلوں کی کایا پلٹ سکتا ہے تو نواحمدی بھائیوں کو اس دولت سے کیوں محروم رکھا جائے۔ ہرگز نہیں رکھنا چاہیے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا عالمی وحدت اور بھائی چارے میں یہ زبانیں بہت اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔مقامی زبانیں مقامی سطح پر تو وحدت پیدا کر سکتی ہیں۔ مثلاً ناروے کی زبان ناروے میں وحدت پیدا کر سکتی ہے۔اسی طرح دیگر مقامات کی مثال ہے مگر عالمی سطح پر وحدت پیدا کرنے کے لئے یہ زبان کام نہیں آسکتی۔عالمی وحدت پیدا کرنے کے لئے تو عربی اور اردو زبانیں سیکھنا لازمی ہے۔ اس کے بغیر یہ فاصلے مٹ نہیں سکتے۔ تراجم یہ کمی پوری نہیں کر سکتے۔ تراجم میں بڑی کمی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک دونوں زبانیں مادری زبان کی طرح نہ آتی ہوں ترجمے کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کسی زبان کو سیکھنے کے لئے اس کا ادب پڑھنا ضروری ہے۔ اس علاقے کو جاننا ضروری ہے دیکھنا ضروری ہے۔ پھر تاریخ کا جاننا ضروری ہے۔ ہر لفظ کے پیچھے ایک خاص کلچر ہوتا ہے۔ اس کا علم ہونا چاہیے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہم غیر دینی کلچر کو اپنائیں گے نہیں مگر اس سے واقفیت پیدا کرنا بہرحال ضروری ہے۔ حضور نے فرمایا پس زبانوں کی طرف توجہ دیں۔ عربی کو خدا نے جو اولیت کا مقام اور احترام دیا ہے وہ عربی کو دیں اسے سمجھنے پڑھنے اور رائج کرنے کی طرف توجہ دیں۔فی زمانہ احمدیوں میں عربی بول چال میں جو کمی ہے اس کو دور کریں۔ پھر اردو کو رائج کریں اور پھر جس ملک میں رہتے ہیں اس کی زبان سیکھیں۔

ایک اہم سنگ میل: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آخر میں ایک اہم اعلان کرنا ہے۔جماعت کی تاریخ میں یہ ایک نیا سنگ میل ہے کہ شارٹ ویو میں ۱۶ میٹر بینڈ پر تمام افریقہ' ایشیا اور یورپ کے بہت سے حصہ میں خطبہ براہ راست پہنچانے کا انتظام ہو گیا ہے۔اس سے ان غریبوں کو بھی خطبہ سننے کا انتظام ہو گیا ہے جو ڈش انٹینا کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے تھے۔اللہ کی شان ہے کہ اب اللہ نے یہ انتظام بھی کر دیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دیگر تربیت کے میدانوں میں بھی پروگرام پیش ہوں گے۔ زبانیں سکھانے کا بھی انتظام ہو گا۔ عربی اور اردو سکھانے کا بھی انتظام اس کے ذریعہ شروع کیا جائے گا۔اس کام کے لئے بہت سے خدمت گاروں کی بھی ضرورت ہے۔یہ سب اللہ کے کرنے کے کام ہیں۔ اللہ نے چاہا تو وہ اپنے فضل سے سب راستے کھول دے گا۔

حضور ایدہ اللہ کے جمعہ کے دن کے خطاب کے بعد ڈش انٹینا کے ذریعے اوسلو شہر کے نظارے دکھائے گئے۔

یوم تحریک جدید ۲۲ اکتوبر کو ۱۹۹۳ء منایا جائے

○ امراء اضلاع و صدر صاحبان' مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں ۱۹۹۳ء کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء منانے کا اہتمام فرمائیں۔اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے نیز اس دن خطبہ میں بھی احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔اور مطالبات تحریک جدید کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔اور اس تحریک کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا ذکر کیا جائے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ربوہ)

○

رازداری

رازداری ہے اک عجیب صفت
اولیائی کے ہے قریب صفت

لوگ ادھر بات سن کے جاتے ہیں
اور ہوا پر ادھر اڑاتے ہیں

چین آتا نہیں انہیں جب تک
وہ نہ پہنچائیں بات کو سب تک

لاکھ ان سے کہو کہ چپ رہیے
دوسروں سے نہ آپ کچھ کہیے

ان پہ ہوتا نہیں ہے کوئی اثر
جیسے اخبار کی ہو یہ بھی خبر

بات کو پر لگا کے چھوڑیں گے
یہ ہوائی اڑا کے چھوڑیں گے

حق تو یہ ہے کہ بات کو سنکر
آپ بن جائیں راز کا پیکر

اور اگر بالخصوص کوئی کہے
آپ تک ہی ہماری بات رہے

پھر تو لازم ہے چپ رہے انساں
پوچھنے پر بھی دے نہ کوئی بیاں

رازداری ہے شرف انسانی
مانگتی ہے ذرا سی قربانی

دل پہ قابو ہو اور زباں پر بھی
دیں نہ بالکل انہیں کھلی چھٹی

رازداری بہت ہی آساں ہے
گر کوئی اس صفت کا خواہاں ہے

کیوں نسیم آپ بھی تو کچھ کہیے
یا یہ ٹھانی ہے دل میں چپ رہیے

(آنکھوں کی ٹھنڈک)

"اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اطاعت اختیار کرو اس سے جو وعدہ دین پر مقدم رکھنے کا کیا ہے اس کو پورا کرو"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

(متحدہ) ہندوستان کی تاریخ میں ۱۹۱۹ء کا سال اس لحاظ سے یادگار رہے گا کہ اس میں ایسے طویل و عریض ہیجان کا آغاز ہوا جس کی نظیر اس سے پہلے گذرے ہوئے کسی سال میں نظر نہیں آتی۔ جنگ کے اختتام نے دنیا میں ایک عام بیداری پیدا کر دی تھی اور چونکہ اس قسم کی بیداری کے ابتدائی مراحل میں بعض جوشیلی طبیعتیں حد اعتدال سے آگے نکل جاتی ہیں اس لئے اس کے انسداد کی غرض سے حکومت نے بعض احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہیں۔ ۱۹۱۹ء کی ابتدا میں ایک رولٹ بل بھی پاس کرنے کی تجویز کی جس کے ذریعے سے پریس پر خاص پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔ حکومت کے اس اقدام پر ملک کے بیدار شدہ حصہ میں سخت ہیجان پیدا ہوا۔ امپیریل لیجسلیٹو کونسل مین جن دنوں یہ بل پیش تھا ملکی اخباروں اور سیاسی جماعتوں نے اس کے خلاف زبردست احتجاج کیا اور کونسل کے تمام ہندوستانی ممبروں نے اس کے خلاف ووٹ دئے لیکن حکومت نے سرکاری اور نامزد عنصر کی مدد سے یہ بل پاس کر کے رولٹ ایکٹ بنا دیا۔ تمام ملک میں شدید ناراضگی کی لہر دوڑ گئی۔ مسٹر گاندھی کی تحریک پر (جسے ستیہ گرہ کا نام دیا گیا) دو دن (۳۰/ مارچ اور ۶/ اپریل ۱۹۱۹ء) ملک کے گوشے گوشے میں ہڑتال منائی گئی نام کو تو یہ "سول نافرمانی کی پر امن تحریک" تھی مگر اس کے نتیجہ میں دہلی' احمد آباد اور دوسرے مقامات پر فسادات رونما ہو گئے۔ پنجاب میں سب سے زیادہ شورش برپا ہوئی۔ چند مقامی لیڈروں کی گرفتاری پر امرتسر میں کوئی آٹھ نو افسر قتل کر دئے گئے۔ بینک لوٹے گئے۔ سرکاری عمارتیں جلا دی گئیں۔ گوجرانوالہ کا ریلوے سٹیشن نذر آتش کر دیا گیا۔ اور کئی جگہ ریل کی پٹڑی اکھاڑ دی گئی۔ اور تار کاٹ دئے گئے۔ اس پر اپریل ۱۹۱۹ء میں لاہور۔ امرتسر گجرات گوجرانوالہ اور لائل پور کے اضلاع میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا۔ یعنی صوبہ کا انتظام فوجی افسروں کو سونپ دیا گیا۔ اور فوجی عدالتیں قائم کر دی گئیں۔

مارشل لاء کے تحت ہر قسم کے جلسے اور جلوس بند کر دئے گئے تھے۔ لیکن اہل امرتسر نے یہ قانون ٹھکرا دیا اور ۱۳/ اپریل کو ۱۹۱۹ء کو جلیانوالہ باغ میں ایک پبلک جلسہ کیا جس میں ہزاروں آدمیوں نے شرکت کی۔ امرتسر کے فوجی افسر جنرل ڈائر نے لوگوں کو منتشر ہونے کی کافی مہلت دئے بغیر گولی چلا دی جس سے سینکڑوں آدمی قتل اور زخمی ہو گئے۔ اس انتہائی غیر دانشمندانہ کارروائی کے خلاف پورا ملک کو آتش فشاں بن گیا۔ حکومت نے ایک کمیٹی جلیانوالہ باغ کی خونی داستان سے متعلق تحقیق کے لئے مقرر کر دی جس کے نتیجہ میں حکومت کو تسلیم کرنا پڑا کہ جنرل ڈائر نے گولی چلانے میں اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے۔ حکومت نے پنجاب کے گورنر سر مائیکل اوڈوائر کو واپس انگلستان بلا لیا۔ اور جنرل ڈائر کو ملازمت سے برطرف کر دیا۔

چونکہ جماعت احمدیہ کا سیاسی مسلک ابتدا سے یہی رہا ہے کہ کوئی ایسی بات نہیں ہونی چاہئے۔ جو ملکی امن کو برباد کرنے والی ہو اس لئے حضرت امام جماعت الثانی نے اس زمانہ میں اپنی جماعت کو پے در پے نصیحت فرمائی کہ وہ ہر قسم کی امن شکن تحریک اور قانون شکنی کے طریق سے کلی طور پر مجتنب رہے چنانچہ جماعت احمدیہ نے ان خطرناک ایام میں قیام امن کے لئے ہر ممکن جدوجہد سے کام لیا۔ حتیٰ کہ حکومت کے ایک پریس کمیونک میں کھلے طور پر تسلیم کیا گیا کہ جماعت احمدیہ نے اپنے آپ کو خطرے میں ڈال کر اپنے امام کی ہدایات پر عمل کیا ہے۔

جہاں تک فوجی حکومت کی تشدد آمیز پالیسی کا تعلق ہے حضرت امام جماعت الثانی نے اسے وحشیانہ اور ظالمانہ قرار دیتے ہوئے فرمایا "اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ رینگ کر چلنے کا حکم ایسا وحشیانہ اور ظالمانہ ہے کہ کوئی شخص بھی اسے برداشت نہیں کر سکتا۔ اور اس کے خلاف اگر ہندوستانیوں کو غصہ پیدا ہوا تو یہ کوئی تعجب کا مقام نہیں۔ اسی طرح جلیانوالہ باغ کے واقعہ میں بھی جس سختی سے کام لیا گیا ہے وہ نہایت ہی قابل افسوس ہے۔ اور جنرل ڈائر کا یہ قول کہ وہ اس لئے گولیاں چلاتے گئے تا ملک کے دوسرے حصہ پر اثر ہو اور بغاوت فرو ہو جائے۔ ان کے مجرم ثابت کرنے کے لئے کافی ہے اور کسی مزید ثبوت کی ضرورت نہیں۔ یہ بیان کہ جنرل ڈائر صاحب کا فعل اجتہادی غلطی ہے۔ درست نہیں کیونکہ اجتہادی غلطی وہ ہوتی ہے کہ جس کا وقوع ایسے حالات میں ہو کہ اس کام کے کرنے یا نہ کرنے دونوں کے دلائل موجود ہوں۔ لیکن اسی جماعت پر گولیاں چلانا جو ہتھیار ڈال چکی ہو اور اپنے عمل سے اپنی غلطی کا اقرار کر رہی ہو خود میدان جنگ میں بھی جائز نہیں۔

حضور نے اس کے ساتھ ہی ہندوستانیوں کو بھی نصیحت فرمائی کہ اگر قانون شکنی کی روح کو اس طرح پیدا کیا گیا تو اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ اور کیا آئندہ جب ہندوستان کو حکومت خود اختیاری ملے گی تو ہم میں سے بعض کا یہ فعل اس حکومت کے انتظام میں خلل ڈالنے والا نہ ہو گا۔ اور آئندہ نسلیں یہ نہیں سمجھیں گی کہ حکومت کے قوانین کو توڑنے میں کوئی حرج نہیں۔ یاد رکھیں وہی ملک ترقی کر سکتا ہے جس میں قانون کے احترام کا مادہ ہو۔

مگر افسوس مسٹر گاندھی اور ان کے ساتھیوں نے جو اس تحریک کے علمبردار تھے اس وقت اس اہم نصیحت کو لائق التفات خیال نہیں کیا۔ لیکن ملکی آزادی کے بعد وہی ہوا جو حضور نے فرمایا تھا۔ اور برصغیر پاک و ہند کو جس رنگ میں مسلسل اس کا خمیازہ بھگتنا پڑا اور پڑ رہا ہے۔ اور آئے دن ایک ہی ملک کے باشندے اپنے ہم وطنوں اور اپنی ملکی حکومتوں کے خلاف قانون شکنی کے مظاہرے کرتے آ رہے ہیں وہ تاریخ کا ایک کھلا ورق ہے۔ یہ واقعات جو یکے بعد دیگرے آتے چلے جا رہے ہیں۔ اتفاقی حادثات نہیں ہیں بلکہ قانون شکنی اس باقاعدہ ٹریننگ کے ہولناک نتائج ہیں جو یہ اصحاب غیر ملکی حکومت کے زمانے میں برابر دیتے آ رہے تھے۔

لائلپور' (اب فیصل آباد) کی احمدیہ بیت الحمد کے افتتاح کے موقعہ پر حضرت صاحب خطاب کے بعد شیخ عبد الرزاق صاحب بیرسٹر کی کوٹھی واقع سرکلر روڈ متصل کچہری میں تشریف لے آئے۔ جہاں حضور کے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ شیخ صاحب موصوف اپنی اس خوش نصیبی پر اس روز بہت شاداں و نازاں تھے کہ حضور کی میزبانی کا شرف انہیں حاصل ہو رہا ہے آپ نے ایسے اخلاص اور محبت سے اپنے فرائض ادا کئے کہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے الحکم میں لکھا۔ "شیخ صاحب نے اس موقع پر مہمان نوازی کا جو نمونہ دکھایا ہے وہ صد ہزار تحسین کے قابل اور واجب التقلید ہے آپ بنفس نفیس اور آپ کے گھر والے اور ملازم سب کے سب ہر وقت مہمانوں کی خدمت پر کمربستہ تھے۔ شیخ صاحب کی اس مہمان نوازی کا اثر ہر شخص کے دل پر ہے وہ خود آرام کے خوگر اور ناز و نعمت میں پلے ہوئے ہیں مگر اس موقع پر معمولی سے معمولی خدمت کو بھی انشراح صدر سے بجا لاتے تھے۔ یہ ان کے اخلاص اور ایمان کا ثمرہ تھا۔

حضور کی تقریر کے بعد تمام لوگ جلسہ گاہ کی طرف چلے گئے جو مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل کے زیر انتظام میونسپل باغات میں نہایت شاندار خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے بنائی گئی تھی۔ اور ایک باقاعدہ سٹیج سالانہ جلسہ کے نمونہ پر تعمیر کیا گیا تھا جلسہ میں سلسلہ کے مربیوں میں سے مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل' گیانی واحد حسین صاحب (سابق شیر سنگھ) اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے اپنی رضا کا اظہار کرتا رہے) نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں اور جلسہ مغرب کے لئے برخاست ہوا۔ حضرت امام جماعت الثانی نے جلسہ گاہ میں مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں پھر سٹیج پر رونق افروز ہوئے اور تمام احباب کو مصافحہ کا موقع بخشا مصافحہ کرنے والے باقاعدہ ایک انتظام کے ماتحت ایک راستہ سے آتے اور دوسرے سے جاتے تھے اس حسن انتظام پر حضور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا اور یہاں سے فارغ ہو کر شیخ عبد الرزاق صاحب بیرسٹر کی کوٹھی میں واپس تشریف لے گئے۔ حضور کی واپسی کے بعد علامہ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے (فلسطین) بلاد عربیہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات پر تقریر فرمائی۔

اگلے روز ۸/ اپریل کو مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اور مولانا محمد سلیم صاحب نے ساڑھے بارہ بجے تک تقاریر کیں۔ پھر حضور نے وہیں تشریف لا کر ظہر اور عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ اور ڈھائی بجے کے قریب جلسے کی کارروائی شروع ہوئی۔ حضرت صوفی حافظ غلام محمد صاحب بی۔ اے۔ سابق مربی ماریشس نے تلاوت کلام الٰہی کی۔ اور حکیم سراج الدین صاحب لاہوری نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) کی نظم پڑھی۔ پونے تین بجے کے قریب حضور تقریر کے لئے کھڑے ہوئے۔ حضور نے اپنی تقریر میں تحقیق حق سے متعلق بعض اہم ضروری ہدایات دینے کے بعد (بعض دیگر مسائل) کے موضوع پر ایسی دلچسپ' موثر اور جامع تقریر فرمائی کہ لوگوں پر وجد کی حالت طاری ہو گئی۔ مجمع میں ہر خیال اور ہر مذہب و ملت کے لوگ شریک تھے۔ پانچ بجے چونکہ ایک ٹی پارٹی کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس لئے حضور نے فرمایا کہ بقیہ تقریر میں رات کو ۹ بجے کے بعد کروں گا۔ اس کے بعد حضور ٹی پارٹی میں تشریف لے گئے جو جماعت احمدیہ لائل پور کی طرف سے حضور کی آمد کی خوشی میں دی گئی تھی۔ اور جس میں شہر کے معزز و ممتاز سرکاری اور غیر سرکاری اصحاب بکثرت مدعو تھے۔

اپنی اطاعت کی حفاظت کریں یہ نہ دیکھیں کہ کون ہے جسے نظام جماعت کی نمائندگی کا حق عطا کیا گیا ہے یہ غور کریں کہ کس نے عطا کیا ہے۔ کس کی نمائندگی کر رہا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

املا نامہ

ہائے خفی

بھروسہ' بھروسا

ہائے خفی کئی مستعار الفاظ کے آخر میں آتی ہے (غنچہ' کشتہ' درجہ' پردہ' زردہ' دیوانہ' شگفتہ' جلسہ) دیسی لفظوں کے آخر میں الف میں ہوتا ہے (بھروسا گملا' اکھاڑا' اڈا' دھبا' انڈا) ہائے خفی حرف نہیں' ایک طرح کی علامت ہے جس کا کام لفظ کے آخر میں حرف ماقبل کی حرکت کو ظاہر کرنا ہے۔ ہمیں ڈاکٹر عبدالستا صدیقی کے اس خیال سے اتفاق نہیں کہ "اردو میں مختفی ہ کا وجود نہیں اور یہ دیسی الفاظ کے آخر میں نہیں آسکتی" واقعہ یہ ہے کہ چند دیسی الفاظ میں آخری مصمتے (حرف صحیح) کی حرکت کو ظاہر کرنے کے لئے اردو املا میں سوائے خفی ہ کے کسی اور علامت سے مدد لی ہی نہیں جاسکتی۔ جیسے روپیہ' پیسہ' نہ' پہ۔ البتہ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کا یہ قول صحیح ہے کہ اردو والوں نے مختفی کی اصلیت کو بھلادیا اور ٹھیٹھ اردو لفظوں میں مختفی لکھنے لگے۔ چنانچہ اصول کو جو دوسرے الفاظ کی نقل میں خواہ مخواہ خفی ہ سے لکھے جاتے ہیں۔ الف سے لکھنا چاہئے:

بھروسا۔ اڈا۔ سندلیسا۔ ٹھیکا۔ بھوسا۔ آرا۔ راجا۔ آنولا۔ دھوکا۔ ڈاکیا۔ ڈھانچا۔ اکھاڑا۔ انترا۔ انگار۔ انگرکھا۔ بتاشا۔ بٹوا۔ بیڑا۔ باجا۔ بلبلا۔ بنجارا۔ پانسا۔ پٹاخا۔ پٹارا۔ پڑا۔ پھاوڑا۔ بھیبھڑا۔ نگوڑا۔ توبڑا۔ جالا۔ ٹھپا۔ ٹڈا۔ پھندا۔ ہنڈولا۔ کٹورا۔ چبوترا۔ چٹخارا۔ دھندا۔ رجواڑا۔ چٹکلا۔ موگرا۔ وسہرا۔ ڈبیا۔ خراٹا۔ سانچا۔ سہرا۔ کھاجا۔ کیوڑا۔ گھونسلا۔

تکیہ عربی اور دریچہ فارسی لفظ ہے اور یہ ہائے خفی سے صحیح ہیں۔ آریہ اور چاولہ دیسی الفاظ ہیں' لیکن ان کا املا ہائے خفی سے اس حد تک راسخ ہو چکا ہے کہ انہیں مستثنا سمجھنا چاہئے۔

۲۔ تصریفی الفاظ

وہ تمام تصریفی شکلیں جن میں عربی فارسی کا کوئی جز ہو' لیکن اس کی تہنید ہو چکی ہو' الف سے لکھنی چاہئیں:

چوراہا' بال خورا۔ چھماہا۔ بے فکرا۔ نودولتا۔ کبابیا۔ بسترا۔ دسپنا۔ سترنگا۔ نصیبا۔ دورخا۔ خون خرابا۔ تھکاماندہ۔ شیخی خورا۔ خوجا۔

البتہ ذیل کے الفاظہ سے مرجح ہیں:

نقشہ۔ خاکہ۔ بدلہ۔ مالیدہ۔ امام باڑہ۔ ہرجہ خرچہ۔ غنڈہ۔ ماشہ۔ زردہ۔ یک منزلہ۔ سموسہ۔ زنانہ۔

۳۔ یورپی الفاظ

یورپی زبانوں سے آئے ہوا جو لفظ جس طرح مستعمل ہو' اس کے رائج املا کو صحیح ماننا چاہئے' البتہ جو لفظ رواج میں نہیں' انہیں الف سے لکھنا مناسب ہوگا:

کمرہ۔ ڈراما۔ فرما۔ سوڈا۔

۴۔ پٹنہ' آگرہ

ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کے اس قول کو تسلیم کرلینا چاہئے کہ شہروں (ملکوں' جھگوں) کے ناموں کو اس طرح وہ رائج ہیں:

آگرہ۔ کلکتہ۔ پٹنہ۔ باندہ۔ ٹانڈہ۔ امروہہ۔ انبالہ

ہمالہ' ہمالیہ' افریقہ' امریکہ اور مرہٹہ کو بھی ناموں کی اس فہرست میں شامل سمجھنا چاہئے۔

۵۔ دانا' دانہ

ذیل کے جوڑوں میں سب حروف مشترک ہیں' سوائے آخری حرف کے یعنی پہلے لفظ میں آخری حرف الف ہے۔ اور دوسرے میں ہائے خفی۔ یہ الگ الگ لفظ ہیں اور ان کے الگ الگ معنی ہیں چنانچہ ان کے املا کا تعین ان کے معنی سے ہوگا:

دانا (جاننے والا' عقل مند)
دانہ (بیج' مال' دانہ گندم)
چارا (مویشیوں کی خوراک)
چارہ (علاج' مدد)
خاصا (اضافے کے معنی میں' جیسے اچھا خاصا)
خاصہ (طبیعت' عادت)
خاصہ (عام کی ضد' امیروں کھانا)
پارا (سیماب)
پارا (ٹکڑا' حصہ)
لالا (لقب)
لالہ (گل لالہ)
نالا (بڑی نالی)
نالہ (نالہ وفریاد)
پتا (درخت کا پتا)
پتہ (نشان' مقام)
نا (کلمئہ نفی)
نہ (مخفف کلمئہ نفی)
آنا (مصدر)
آنہ (پرانے روپے کا سولہواں حصہ)

۶۔ پردے' جلوے (محرف شکلیں)

جب ہائے خفی والے الفاظ (پردہ' عرصہ' جلوہ' قصہ) محرف ہوتے ہیں۔ تو تلفظ میں آخری آواز ے ادا ہوتی ہے۔ املا میں بھی تلفظ کی پیروی ضروی ہے۔ چنانچہ ایسے تمام الفاظ کی محرف شکلوں میں ے لکھنی چاہئے:

۷۔ موقعہ' معہ

مندرجہ ذیل لفظوں میں ہائے خفی کا اضافہ اب غلط ہے۔ ان کا صحیح املا یوں ہے:۔

بندے (کا) پردے (پر)
عرصے (سے) جلوے (کی)
مے خانے (تک) افسانے (میں)
غصے (میں) مدرسے (سے)
مرثیے (کے)

۷۔ موقعہ' معہ

مندرجہ ذیل لفظوں میں ہائے خفی کا اضافہ اب غلط ہے۔ ان کا صحیح املا یوں ہے:

موقع۔ مع۔ مصرع۔ بابت۔ آیت

۸۔ سنہ' سن

سنہ بمعنی "سال" کو اکثر بغیرہ کے سن لکھا جاتا ہے جو غلط ہے۔ یہ دو الگ الگ لفظ ہیں۔ سنہ بمعنی سال ہائے خفی سے ہے جیسے سنہ ۱۸۵۷ء یا سنہ ہجری یا سنہ عیسوی۔

سن کے معنی "عمر" کے ہیں۔ یہ لفظ بغیرہ کے ہے۔

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن
جوانی کی راتیں مرادوں کے دن

۹۔ جگہ' توجہ' بہ' تہ

ایسے الفاظ میں اگر ہائے ملفوظ یعنی جو ہائے آواز دیتی ہو' اور ہائے خفی یعنی جو ہائے آواز نہ دیتی ہو' ان کا فرق ظاہر کرنا مقصود ہو تو اس کے نیچے شوشہ لگایا جاسکتا ہے' بصورت دیگر اس کی ضرورت نہیں' جیسے:

بہنا مصدر سے بہ
سہنا مصدر سے سہ
کہنا مصدر سے کہ

۱۰۔ کہ' یہ

کہ (کاف بیانیہ) اور یہ میں ہ کی آواز عموماً ادا نہیں ہوتی یا بہت کمزور ادا ہوتی ہے۔ یہ کو یہ لکھنے پر اصرار کرنا خواہ مخواہ کا تکلف ہے۔ کہ اور یہ کو ہ کی لٹکن کے بغیر لکھنا ہی مناسب ہے۔

ہائے مخلوط

کچھ' کچھہ' مجھ' مجھہ

ایک زمانے میں اردو میں ہائے مخلوط اور ہائے ملفوظ کے لئے کسی ایک صورت کا تعین نہیں تھا۔ عربی اور فارسی میں تو ہکار آوازیں ہیں ہی نہیں'. اس لئے کسی خلط مبحث کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اردو کا معاملہ دوسرا ہے۔ ہند آریائی زبان ہونے کے ناتے بخلار عربی اور فارسی کے اردو میں ہکار آوازوں کا پورا سیٹ موجود ہے۔ اردو میں ان کے لئے اگرچہ الگ سے حروف نہیں' لیکن یہ واقعہ ہے کہ بھ' تھ ڈتھ' چھ جھ' کھ گھ اور ڑھ اردو کی بنیادی آوازیں ہیں۔ نیز رھ' لھ' مھ' نھ اور یھ میں بھی ہکاریت کا شائبہ ہے۔ اردو میں ان کے لئے اگر ہائے مخلوط کو مخصوص نہ کردیا جائے تو ایک طرح کی بے راہ روی پھیلتی ہے۔ مثلاً ہے اور ھے' چاہئے اور چاھیے دونوں املا رائج ہیں۔ یہاں تک کہ گھر اور گہر' مجھ کو اور مجھکو' ساتھ اور ساتھہ' کچھ اور کچھہ' بھر اور بہر' پھر اور پہر' پھاڑ اور پہاڑ۔ بھن اور بہن۔ دھلی اور دہلی' بھاری اور بہاری میں بھی ہائے مخلوط اور ہائے ملفوظ میں امتیاز روا نہیں رکھا جاتا۔

ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کمیٹی نے سفارش کی تھی اگرچہ دھ' ڈھ' ڑھ لکھنے میں دو حرف ہیں' لیکن ایک ہی آواز ادا کرتے ہیں اس لئے ان کو ملا کر لکھنا چاہئے۔ دھ' ڈھ' ڑھ (لفظوں کی شکلیں یہ ہوں گی: دھن' دھرتی' بڑھنا) ان حروف کا ایک آواز کو ادا کرنا تسلیم' لیکن اردو میں متعدد مصوتے ایسے ہیں جنہیں (لفظ کے شروع میں) ایک سے زائد حروف سے لکھنا پڑتا ہے: ایک' اور' ایکھ' اون' اوج وغیرہ۔ چنانچہ ہماری رائے ہے کہ د' ڈ' ڑ کے ساتھ ہائے مخلوط کو ملا کر لکھنے کی ضرورت نہیں۔ یہ چلن میں بھی نہیں آئی۔ البتہ یہ اصول واضح طور پر اپنا لنیا چاہئے۔ کہ ہائے مخلوط کو ہکار آوازوں کے لئے مخصوص کردیا جائے' اور ان تمام لفظوں میں جہاں یہ آوازیں آئیں تلفظ کی پیروی میں ان کو ہائے مخلوط یعنی ہائے دوچشمی سے لکھنا چاہئے:

پھول۔ بھول۔ بھاری۔ جھاڑ۔ پھاڑ۔ پتھر۔ بھر۔ پھر۔ دکھ۔ سکھ۔ دودھ۔ گھوڑا۔ چھتری۔ گھونٹ۔ جھوم۔ بھانڈ۔ پھونک۔ تھوڑا۔ پڑھ۔ بڑھ۔ مجھ۔ تجھ۔ کچھ۔ پھلجھڑی۔

۲۔ گیارھواں۔ تمارا

اردو میں رھ' لھ' مھ' نھ' وھ' یھ میں بھی ہائے مخلوط ہی سے لکھنا چاہئے۔

گیارھواں۔ بارھواں۔ تیرھواں۔ کولھو۔ کلھڑ۔ تمھارا۔ کمھار۔ ننھا۔ ننھیال۔

اب' کب' جب سب نیز ان' جن تم وغیرہ کے ساتھ جب' ہی' ملا کر بولا جاتا ہے تو ہائے مخلوط کی آواز سنائی دیتی ہے۔ ایسے تمام لفظوں کو بھی ہائے مخلوط سے لکھنا مناسب ہے۔

ابھی۔ کبھی۔ جبھی۔ سبھی۔ تمھاری۔ انھیں۔ تمھیں۔ تمھارے۔ جنھیں۔

۳۔ بھابھی' بھابی

اردو میں وہ الفاظ جن میں دو ہائے مخلوط آتی ہیں' دو طرح کے ہیں۔ ایک وہ جو کسی نہ کسی طرح کی کیفیت کو ظاہر کرتے ہیں جیسے بھبھ

بقیہ : ص ۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی مسائل : تعلیمی، معاشرتی، معاشی، اقتصادی، وغیرہ کے بارے میں

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

Incorrigible 'Sahibs'

MR. A.M. Ansari's letter (July 26) highlights problems confronting directly the *Awam* here and rest of the world as with globally jet-infested environment of today, world has become a somewhat hamogenized society which has its advantages more than disadvantages as it can mean more love and affection amongst human beings, regardless of their colour and creed. Because of this, it may be a good idea for better future of this planet to have an improvement in the political situation of Third World countries as the unit of society will always remain the family which if affected anywhere in the world could have implications elsewhere in a positive or negative manner. Of course, in not too distant a future only democratic systems of government would be viable with ever-increasing education globally.

I could conduct a gallup survey on the bureaucratic system and would be sure to have similar results if anything worse. I feel this section of people have got spoiled by greed. If a person accepts a small bribe with guilty feelings to get over an acute crisis and having done so looks for rectification, then in my opinion, he deserves compassionate assessment. However, unfortunately, we find more commonly the greedy one at the top of a table ready to devour beyond all limits and totally unaffected by the professional duty, and unconcerned about the moral or criminal aspects of his actions. Such people are most dangerous and need to be weeded out immediately from government departments, from all ranks. This is necessary because implications of their every little move can be very far reaching even globally if such evils are allowed to brew up.

It makes one first laugh and then cry on seeing a totally unsuitable chap, improperly qualified and trained, running a whole vitally important government department with a cane for the public, wallet for himself and a file (paper or chisel) for the boss.

The Chief Executive of the government should organise a secret survey beginning from the top, at the Federal and provincial levels to pick out the crooked ones and dispense off with their services after compensation. Next step is reorganisation and replacement. The reorganised attitude to be hammered would be to behave as public servants and not masters and to do their actual work fully and efficiently. Every department should have its own anticorruption council (representing the public and profession in the department by election) to check not only financial but also professional corruption, and so on and so forth.

This country is fortunate manpowerwise as there are hundreds of thousands of fit, young and highly qualified Pakistanis, born and bred in Western countries with totally dedicated work approach and incorruptible personalities who can replace overnight where necessary to boost up any work sector, be it the revenue, police, taxation, medical, engineering, computers and any other skill.

So why keep allowing the already suppressed people to be told "*Sahib is in meeting*" when in actual fact tea is being enjoyed at the expense of public time and money. Even the British did not do this as rulers. How can a country be run on those lines in 1993? It is time to act on this evil now.

DR. M. ASLAM ANSARI
Karachi

DAWN WEDNESDAY, AUGUST 11, 1993

ڈان

۱۱۔ اگست ۱۹۹۳ء

کیپٹن ایم اسلم انصاری ڈان کے ۱۱۔ اگست ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں ان صاحبوں کے متعلق کچھ لکھتے ہوئے جو کبھی راہ راست پر نہیں آسکتے۔ کہتے ہیں :

مسٹر اے۔ ایم۔ انصاری کے خط (۲۶۔ جولائی) میں عوام الناس کے ساتھ بلاواسطہ تعلق رکھنے والے مسائل اجاگر ہوئے ہیں۔ یہ مسائل یہاں بھی موجود ہیں اور اس دنیا میں جبکہ جیٹ کا ماحول ہو گیا ہے۔ ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ یہ دنیا جیٹ کے ماحول کی وجہ سے ایک جیسی ہو گئی ہے۔ جس کے فوائد بھی ہیں اور نقصانات بھی اور فوائد نقصانات سے زیادہ ہیں اس سے محبت بڑھتی ہے اور انسان ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں۔ چاہے ان کا رنگ اور عقیدہ کچھ ہی ہو۔ اس کی وجہ سے یہ ایک اچھا خیال سمجھا جا سکتا ہے۔ اس دنیا کے مستقبل کو سنوارنے کے لئے تیسری دنیا کے سیاسی حالات کو سنوارنے کے لئے ان کے سماج کو سنوارنے کے لئے۔ یہاں پر اس طرح ایک فیملی نظر آئے گی جسے دنیا کے کسی حصے میں کچھ ہو تو دوسرے حصے میں مثبت یا منفی آثار ظاہر ہونگے۔ البتہ بہت زیادہ وقت گزر جانے سے پہلے مستقبل میں جمہوری طرز کی حکومتیں ہی قائم ہو سکیں گی۔ اور اس کی ایک وجہ یہ ہو گی کہ ساری دنیا میں تعلیم کا معیار بڑھتا چلا جائے گا۔ میں ایک گیلپ سروے کر سکتا ہوں جس کے ذریعے بیوروکریٹک سسٹم کے حالات معلوم کئے جائیں اور مجھے یقین ہے کہ ایک جیسے ہی حالات سامنے آئیں گے میں سمجھتا ہوں کہ اس طبقے کے لوگ حرص کی وجہ سے خراب ہو گئے ہیں اگر کوئی شخص چھوٹی سی رشوت لیتا ہے اور اس کے دل میں گناہ کا احساس پیدا ہوتا ہے اور وہ اس کے بعد درستی کی کوشش کرتا ہے تو میرے خیال میں اس کے ساتھ ہمدردی کی جانی چاہئے لیکن افسوس کی بات یہ ہے بدقسمتی سے اوپر کے لوگ زیادہ حریص نظر آتے ہیں۔ اور وہ اپنی تمام حدود سے بڑھ کر نگل جانا چاہتے ہیں۔ انہیں اپنے پیشہ ورانہ فرائض کا بھی خیال نہیں ہوتا اور انہیں اپنے کئے کی مجرمانہ کیفیت اور اخلاق سے بھی کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ اس قسم کے لوگ بہت زیادہ خطرناک ہیں اور انہیں فوری طور پر حکومت کے محکموں میں سے نکال باہر پھینکنے کی ضرورت ہے، چاہے یہ کسی عہدے پر ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ بات اس لئے بھی ضروری ہے کہ وہ جو چھوٹی سے چھوٹی بات بھی کرتے ہیں۔ اس کے بہت دور رس نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ دنیا بھر میں اس کا نتیجہ ظاہر ہو سکتا ہے۔ پہلے تو ان باتوں سے انسان ہنستا ہے اور پھر وہ رونے لگتا ہے کہ ایک ایسا شخص جو نہایت غیر مناسب ہے جس کے پاس باقاعدہ کوالی فیکیشن بھی نہیں ہے اور اس نے تربیت بھی حاصل نہیں کی ہوئی۔ وہ حکومت کا ایک بہت اہم ادارہ ایک چھڑی کے ساتھ چلا رہا ہے۔ جیسے وہ عوام الناس کے لئے استعمال کرتا ہے اور ایک بٹوے کے ساتھ جسے وہ اپنے لئے استعمال کرتا ہے اور ایک فائل (کاغذ یا رندہ) جو وہ اپنے افسر کے لئے استعمال کرتا ہے۔ حکومت کے چیف ایگزیکٹو کو چاہئے کہ وہ ایک خفیہ سروے شروع کریں جو اوپر سے کیا جائے اور یہ سروے وفاقی اور صوبجاتی سطحوں پر ہونا چاہئے تاکہ اس قسم کے برے افراد کو نکالا جا سکے۔ البتہ انہیں مراعات مل جانی چاہئیں۔

اس سے اگلا قدم یہ ہے کہ تنظیم نو کی جائے اور دوسرے لوگوں کو موجودہ لوگوں کی جگہ پر لایا جائے۔ تنظیم نو کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایسے لوگ لائے جائیں جو اپنے آپ کو عوام الناس کے خادم سمجھیں نہ کہ آقا اور وہ اپنا کام باقاعدگی کے ساتھ کریں اور محنت کے ساتھ کام کریں۔ ہر محکمہ میں اینٹی کرپشن کونسل کے لوگ ہونے چاہئیں۔ جن میں عوام الناس بھی شامل ہوں اور پیشہ ور بھی۔ اور ان کو انتخاب کے ذریعہ لیا جائے۔ تاکہ یہ لوگ مالی بددیانتیوں کا بھی جائزہ لے سکیں اور اسی طرح بات آگے بڑھتی رہے۔ ہمارا ملک اس بات میں خوش قسمت ہے کہ یہاں پر افرادی قوت بہت زیادہ۔ سینکڑوں بلکہ ہزاروں۔ لوگ کام کے قابل ہیں۔ نوجوان ہیں اور خاصے کوالی فائیڈ ہیں جو مغربی ممالک میں پیدا ہوئے وہیں ان کی پرورش ہوئی۔ کام کی لگن رکھتے ہیں اور وہ ایسی شخصیات ہیں کہ انہیں کرپٹ نہیں کیا جا سکتا۔ انہیں یہ لوگ فوری طور پر دوسروں کی جگہ لے سکتے ہیں اور کام کو بہتر طریق پر چلا سکتے ہیں۔ چاہے ریونیو ہو پولیس ہو ٹیکسیشن ہو۔ میڈیکل محکمہ ہو۔ انجینئرنگ ہو۔ کمپیوٹرز کا محکمہ ہو یا کوئی اور ہنرمندی کا کام ہو۔

پس پہلے ہی جو لوگ جلے ہوئے ہیں انہیں کیوں بتاتے جانا مناسب سمجھا جاتا ہے کہ صاحب میٹنگ میں ہے جبکہ حقیقتاً وہ چائے کا مزا لے رہے ہوتے ہیں اور وہ بھی پبلک کا وقت ضائع کر کے اور پبلک کا روپیہ بھی۔ ایسا تو برطانوی لوگوں نے بھی اپنے راج میں نہیں کیا تھا۔ ان خطوط پر ۱۹۹۳ء میں ملک کیسے چلایا جا سکتا ہے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ اب وقت ضائع کئے بغیر اس برائی کے خلاف کارروائی کی جائے۔

فرنٹیر پوسٹ

۲۔ ستمبر ۱۹۹۳

Flogging a dead horse

The horse is dead but the politicians, editors of the journals and magazines and owners of the newspapers working for different political organisations are whipping it, believing that a miracle would happen and the dead horse of the parliamentary democracy would not only start running but also even galloping.

A few old politicians and journalists believe that the British government ruled the larger part of the world because of parliamentary democracy. This is, in fact, a gross self-deception; the sooner to get rid of it, the better it is. What parliamentary democracy has given to India, in the last 50 years which all over the world is known as a country of beggers. It is absolutely stupid idea that the British conquered a part of the world because parliamentary democracy was prevalent there. The actual reason is absolutely different.

The fact is the British and the French forces continued to fight for 100 years approximately. Even after that a war like atmosphere continued for a long time. That made them warriors. And finally both of these countries occupied a large part of the world.

That was the spirit of survival and act of self-defence and aggression that made them the greatest powers of that time. And, later on, as they involved themselves in a life of luxury and lost the spirit of fight and supremacy their fall was imminent.

The rise and fall of Roman Empire is another example in the community of nations.

What we need in Pakistan is a group of honest, passionate and dedicated men of high calibre to serve and lead the nation to their destination. Corrupt, dishonest and insincere politicians and their perfidious fellows cannot change the destiny of the nation. Their temptation and utmost greed for money and power would lead the nation to a complete disaster.

M. DAHEEM,
Lahore.

THE FRONTIER POST
Thursday September 2, 1993

باقی ص ۱۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب و صحت

روزنامہ جنگ کے میڈیکل فیچر کے لئے واصف ناگی نے پروفیسر ڈاکٹر ایس۔ آر۔ گردیزی سے پوچھا "آپ ایک طویل عرصے سے صحت کے شعبہ سے وابستہ ہیں۔ بطور صوبائی وزیر صحت آپ اور نگران حکومت اس شعبہ میں مزید کیا کچھ کر رہے ہیں۔"

ہم ڈاکٹر گردیزی کے جواب کو افادہ عام کے لئے جنگ اور واصف ناگی کے شکریہ کے ساتھ الفضل میں شائع کر رہے ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر گردیزی نے کہا کہ

قیام پاکستان کے وقت پاکستان کے حصے میں صرف ایک میڈیکل کالج آیا۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج خصوصی ماہرین کی شدید کمی تھی ہندو ڈاکٹر یہاں سے چلے گئے تھے۔ دیہات میں تو صحت کی سہولیات بالکل نہیں تھیں۔ جو مہاجر بھارت سے آئے تھے وہ اپنے ساتھ مختلف بیماریاں بھی لے کر آئے۔ چنانچہ یہاں صحت کے مسائل اس وقت بہت زیادہ تھے۔ میں نے بھی مہاجروں کی دیکھ بھال کے لئے کافی کام کیا۔ کے۔ ای۔ ایم۔ سی۔ کے بعد ایف۔ جے۔ ایم۔ سی۔ کا آغاز ہوا اور آج پنجاب میں سات میڈیکل کالج ہیں۔ کافی تعداد میں پیرا میڈیکل سٹاف کے لئے سکول اور نرسنگ سکول ہیں۔ ایک کالج آف کمیونٹی میڈیسن بھی ہے۔ آج ہمارے پاس دیہی علاقوں کے لئے صحت کی سہولیات ماضی کے مقابلے میں بہت زیادہ ہیں اس وقت پنجاب میں دو پوسٹ گریجوایٹ انسٹی ٹیوٹ ہیں۔ ایک ڈینٹل کالج ہے۔ اس وقت پورے پنجاب میں ۷۹۶۰ طلباء وطالبات میڈیکل کالجوں میں پڑھ رہے ہیں۔ ہر سال ۱۵۰۰ طلباء وطالبات کو میڈیکل کالجوں میں داخلہ دیا جاتا ہے۔ پنجاب میں ہسپتالوں کی تعداد ۲۸۲ ہے۔ ڈسپنسریاں ۱۷۱۳ ہیں رورل ہیلتھ سنٹر ۲۸۴ ہیں اور بنیادی صحت مراکز ۲۱۸۸ ہیں۔

پرائمری کیئر صحت کے مراکز میں فوری علاج کی سہولیات اور حفاظتی ٹیکے اور مریض کی معمولی تشخیص ہوتی ہے۔ جب کہ اسی سے اوپر کی سطح کے ہسپتالوں میں چھوٹے اپریشن اور علاج کی بہتر سہولیات مہیا کی گئیں۔ جہاں تک بستروں کا تعلق ہے پنجاب میں ۳۰ ہزار بستر مریضوں کے لئے مہیا ہیں۔ ڈسپنسریوں میں ۲۰۰۰ سے اوپر رورل ہیلتھ سنٹروں میں ۴۰۰۰ سے اوپر بستر مہیا ہیں۔ اور بنیادی صحت کے مراکز میں ۲۵۰۰ سے زیادہ بستر ہیں۔ ۱۹۹۱ء میں ۱۵ ملین چار سو تیئس مریضوں کا بڑے ہسپتالوں میں علاج ہوا۔ اور ۱۰۵۸۱ ملین مریضوں کا علاج رورل ہیلتھ سنٹروں میں ہوا۔ پنجاب میں اس وقت ڈاکٹروں کی تعداد پچیس ہزار سے اوپر ہے۔ نرسوں کی تعداد ساڑھے سترہ ہزار ہے۔ ۴۰۰۰ لیڈی وزیٹر ہیں۔ ہمارے ملک کی اوسطاً شرح زندگی ۶۱ برس ہے اور موت کی شرح اموات ۱۱ فی ہزار ہے۔ اور زچہ کی شرح اموات ۲ سے چار فی ہزار ہے۔ بچوں کی شرح اموات ۸۰ فی صد ہے۔ پنجاب میں ایک ڈاکٹر تین ہزار مریضوں کے لئے ہے۔ ایک ڈینٹل سرجن سوا چھ ہزار مریضوں کے لئے ہے۔ ایک پرائمری صحت کے مرکز کی سہولت ۱۱۲۵۳ افراد کے لئے ہے۔ اور ہسپتال کا ایک بستر ۱۶۵۰ مریضوں کے لئے ہے۔ ترقی یافتہ ممالک کے مقابلے میں صحت کی یہ سہولیات کوئی اتنی خوش آئند نہیں۔

۱۹۸۳ء میں پورے ملک میں ۱۹۵۰۰ ڈاکٹر تھے۔ ۱۹۹۳ء میں ان کی تعداد ۵۶۰۰۰ ہو گئی اور ۲۰۰۰ء میں ۶۶۰۰۰ سے زیادہ ڈاکٹر ملک میں ہونگے نرسوں کی تعداد ۲۰۰۰ء میں ۲۵۰۰۰ ہو جائے گی اور فارماسسٹ دس ہزار سے زیادہ ہوں گے۔ اس وقت اگر ہم صوبہ وار موازنہ کریں تو پنجاب کے بارے میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں سندھ میں ۲۱۵۱۴ ڈاکٹر' سرحد میں ۵۵۲۵ ڈاکٹر' بلوچستان میں ۱۵۴۲ ڈاکٹر اور آزاد کشمیر میں ۸۰۹ ڈاکٹر ہیں یہ وہ ڈاکٹر ہیں جو پی۔ ایم۔ ڈی۔ سی کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔ غیر ملکی نیشنلٹی کے ۱۵۱ ڈاکٹر یہاں موجود ہیں۔

۵۲۰۰۰ سے زائد ڈاکٹر پورے ملک میں پاکستان میں میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔ ڈپلوما ہولڈرز کی تعداد ۱۰۶۸ ہے۔ حکومت حفاظتی اقدامات پر بہت زور دے رہی ہے تاکہ بیماری کو پھیلنے سے روکا جا سکے۔ اس سلسلے میں حفاظتی ٹیکے لگائے جا رہے ہیں۔ ملیریا کو روکنے کے لئے بھی خصوصی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ مچھروں کو مارنے کے لئے خصوصی ٹیمیں مقرر کی گئی ہیں۔ اصل مسئلہ بڑھتی ہوئی آبادی ہے۔ ساڑھے تین کروڑ سے اس وقت ہماری آبادی ساڑھے بارہ کروڑ ہو چکی ہے۔ اگر ہم نے بڑھتی ہوئی آبادی پر کنٹرول نہ کیا تو ہمارے سارے وسائل اور منصوبہ بندی اس کی نذر ہو جائیں گی۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ جو بچے پیدا ہو رہے ہیں وہ صحت مند ہوں۔ اور وہ چھوٹی عمر میں مر نہ جائیں۔ بلکہ اپنی طبعی عمر تک ضرور پہنچ سکیں۔ بچوں کی بعد از پیدائش حفاظت بہت ضروری ہے۔ اس سلسلے میں ان کو بروقت حفاظتی ٹیکے لگائے جائیں تیسری اہم بات یہ ہے کہ عوام کو تعلیم دی جائے۔ مثلاً انہیں روکا جائے کہ وہ سڑکوں پر ٹائر مت جلائیں۔ اس سے صحت پر انتہائی مضر اثرات پڑتے ہیں بلکہ اس کے دھوئیں سے انسان موت کے منہ میں جاسکتا ہے۔ پھر انہیں سگریٹ نوشی سے روکا جائے۔ منشیات کے استعمال سے روکا جائے۔ پانی صاف ستھرا یا ابال کر استعمال کیا جائے۔ گندی سڑی غذا اور گندے پھل کھانے سے جو نقصانات ہوتے ہیں ان سے انہیں آگاہ کیا جائے۔ ماحول کو مکھیوں سے پاک کیا جائے۔

ڈاکٹر گردیزی صاحب کی یہ باتیں جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے ہم ان کے شکریہ کے ساتھ اور اس طرح جنگ کے شکریہ کے ساتھ الفضل کے قارئین تک پہنچا رہے ہیں۔ ہم سب کا فرض ہے کہ اپنی اور اپنے ماحول کے سب لوگوں کی صحت کا ان امور کے مطابق خیال رکھا جائے۔

بقیہ : ص ۴

بھناہٹ' چھن چھناہٹ' تھر تھراہٹ۔ جھل جھلاہٹ یہ صوتی الفاظ ہیں۔ ان میں اجزا کی تکراری نوعیت چونکہ کسی نہ کسی حسی کیفیت کو ظاہر کرتی ہے۔ اس لئے ایسے الفاظ میں دونوں ہائے مخلوط (ہکاریت) جزو اصلی کی حیثیت رکھتی ہیں' اور ان کو جوں کا توں لکھنا چاہئے:

جھن جھناہٹ: جھن جھنانا
تھر تھراہٹ: تھر تھرانا
کھڑ کھڑاہٹ: کھڑ کھڑانا
بھن بھناہٹ: بھن بھنانا
چھن چھناہٹ: چھن چھنانا
کھٹ کھٹاہٹ: کھٹ کھٹانا

لیکن بعض مفرد الفاظ میں دوسری ہائے مخلوط زائل ہو جاتی ہے۔ جیسے بھابی' بھابھی۔

ایسے الفاظ کو ایک ھ سے لکھنا مرجح ہے:

بھابی پھوپی
بھبوکا ڈھیٹ
بھبکی بھبک
بھنبوڑنا گھونگا
گھنگرو

۴۔ ھے' ہے

بعض لوگ فارسی کی نقل میں' یا محض اپنی پسند کے طور پر لفظ کے وسط یا شروع میں آنے والی ہ کے بجائے دو چشمی ھ سے لکھتے ہیں۔ یہ اصول کے خلاف اور غلط ہے۔

غلط	صحیح
ھے	ہے
ھوا	ہوا
ھندوستان	ہندوستان
دھلی	دہلی
ھمیشہ	ہمیشہ وغیرہ

علیٰ' ادنیٰ' عیسیٰ' موسیٰ

عربی کے کچھ لفظوں کے آخر میں جہاں الف کی آواز ہے' وہاں بجائے الف کے ی لکھی جاتی ہے اور اس پر چھوٹا الف (الف مقصورہ) نشان کے طور پر بنا دیا جاتا ہے' جیسے ادنیٰ' اعلیٰ' موسیٰ' دعویٰ' فتویٰ۔ اس قبیل کے کئی الفاظ اردو میں پہلے ہی پورے الف سے لکھے جاتے ہیں مثلاً تماشا' تمنا' تقاضا' مدعا' مولا۔ لیکن کئی لفظ دونوں طرح سے لکھے جاتے ہیں۔ اور ان کے بارے میں ٹھیک سے معلوم نہیں کہ انہیں پورے الف سے لکھنا چاہئے یا چھوٹے الف سے۔ ڈاکٹر عبد الستار صدیقی نے املا کے اس انتشار کو دور کرنے کے لئے تجویز کیا تھا کہ اردو میں ایسے تمام الفاظ کو پورے الف سے لکھا جائے۔ لیکن یہ چلن میں نہیں آسکا۔ چنانچہ سردست اصول یہ ہونا چاہئے کہ اس قبیل کے جو الفاظ اردو میں پورے الف سے لکھے جاتے ہیں اور ان کا یہ املا رائج ہو چکا ہے' ایسے الفاظ کو پورے الف سے لکھا جائے۔ باقی تمام الفاظ کے قدیم املا میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں' اور یہ بدستور چھوٹے الف سے لکھے جاسکتے ہیں۔

پورے الف سے لکھے جانیوالے الفاظ:

مولا۔ مصفا۔ تولا۔ مدعا۔ تقاضا۔ منقا۔ تماشا۔ مدعاعلیہ۔ تمنا۔ ہیولا۔ نصارا۔ مقتدا۔ مقتضا۔ ماوا

باقی تمام الفاظ چھوٹے الف سے لکھے جاسکتے ہیں:

ادنیٰ۔ اعلیٰ۔ عیسیٰ۔ موسیٰ۔ یحییٰ۔ مصطفیٰ۔ مرتضیٰ۔ دعویٰ۔ فتویٰ۔ لیلیٰ۔ تعالے۔ معلیٰ۔ صغریٰ۔ کبریٰ۔ کسریٰ۔ اولیٰ۔ منادیٰ۔ مثنیٰ۔ مقفیٰ۔ طوبیٰ۔ ہدیٰ۔ معریٰ۔ عقبیٰ۔ تقویٰ۔ متبنیٰ۔ حسنیٰ۔ قویٰ۔ مستثنیٰ۔ حتیٰ کہ۔ عہد وسطیٰ۔ مجلس شوریٰ۔ ید طولیٰ۔ اردوئے معلیٰ۔ من سلویٰ۔ عید الحضیٰ۔ مسجد اقصیٰ۔ سدرۃ المنتہیٰ۔ شمس الہدیٰ۔ ذیل کے الفاظ میں رائج املا میں بھی کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں:

اللہ الٰہ الٰہی

اسی طرح الٰہ آباد' بارالٰہ' الٰہی بخش' ولی اللٰہی' الٰہیات' بھی جوں کے توں لکھے جائیں گے۔

۲۔ دعوائے پارسائی' لیلائے شب

اضافت کی صورت میں ایسے تمام لفظ الف سے لکھے جاتے ہیں اور یہی صحیح ہے' جیسے: لیلائے شب' دعوائے پارسائی' فتوائے جہاں داری

"یقین جانو کہ اللہ اور اس کے اسماء اور صفات پر ایمان لانے سے بہت بدیاں دور ہو جاتی ہیں"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : ص ۵

ایم- دہیم (-لاہور) فرنٹیر پوسٹ کے ۱۲/ ستمبر ۹۳، اء کے شمارے میں مردہ گھوڑے کو چھانٹے لگانے کے متعلق خطوط کے کالم میں کہتے ہیں

گھوڑا تو مرچکا ہے لیکن ہمارے سیاست دان جرائد کے ایڈیٹر اور اخبارات کے مالک جو کسی خاص تنظیم کے لئے کام کرتے ہیں اسے چھانٹا مار رہے ہیں- یہ سمجھتے ہوئے کہ شائد کوئی معجزہ وقوع پزیر ہو گا اور پارلیمانی جمہوریت کا مردہ گھوڑا نہ صرف دوڑنا شروع کردے گا بلکہ اچھل اچھل کر دوڑے گا-

چند ایک پرانے سیاست دان اور صحافی یہ سمجھتے ہیں کہ برطانوی حکومت نے دنیا کے ایک بہت بڑے حصے پر اس لئے حکومت کرلی کہ وہاں پارلیمانی جمہوریت موجود تھی حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے اور جتنی جلدی اس سے پیچھا چھڑا لیا جائے اتنا ہی بہتر ہو گا- پارلیمانی جمہوریت نے گزشتہ پچاس سال میں ہندوستان کو کیا دیا ہے اور یہ ملک ساری دنیا میں فقیروں کا ملک جانا جاتا ہے- یہ بالکل احمقانہ بات ہے کہ برطانوی لوگوں نے دنیا کا ایک حصہ اس لئے فتح کرلیا تھا کہ ان کے ہاں پارلیمانی جمہوریت کا دور دورہ تھا- حقیقت یہ ہے کہ برطانوی اور فرانسیسی فوجیں تقریباً ایک سو سال تک آپس میں لڑتی رہیں اور اس سارے عرصے کے بعد بھی وہاں کی فضاء ایسی ہی رہی جیسے جنگ جاری ہو اور ایسا ایک لمبے عرصے تک رہا- اس بات نے انہیں جنگجو بنادیا اور ریگستان دونوں ممالک نے دنیا کے بہت بڑے حصے پر قبضہ کرلیا-

یہ تھی ان کی زندہ رہنے کی روح، اپنی حفاظت اور دوسروں پر زبردستی، جس نے انہیں اپنے وقت کی سب سے بڑی طاقتیں بنا دیا- اور بعدازاں جب انہوں نے عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنی شروع کردی تو ان کی برتری کا تنزل شروع ہو گیا-

رومن ایمپائر کی ترقی اور اس کا تنزل دنیا کی قوموں میں ایک اور مثال مہیا کرتا ہے-

ہمیں پاکستان میں جس چیز کی ضرورت ہے وہ دیانت دار جذبہ رکھنے والے اور لگن سے کام کرنے والے کچھ لوگوں کا گروہ ہے جو بہت زیادہ اہلیت رکھتے ہوں اور قوم کو اس کی منزل تک لے جاسکیں کرپٹ بددیانت خلوص سے عاری سیاست دان اور ان کے ناپسندیدہ ساتھی قوم کی قسمت نہیں بدل سکتے- ان میں انتہائی حرص- پیسے اور طاقت کے لئے- قوم کو صرف مکمل بربادی ہی کی طرف لے جاسکتی ہے-

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم صدیق احمد خان صاحب کارکن نظارت علیا کی والدہ محترمہ خاتون بیگم صاحبہ اہلیہ امجد خان صاحب مورخہ ۹۳-۸-۲۹ بوقت رات سوا دس بجے فضل عمر ہسپتال میں انتقال کرگئیں-

○ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اسلام صاحب باجوہ آف نارووال مورخہ ۹۳-۹-۱۲ کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پاگئی ہیں- محترمہ موصیہ تھیں- نارووال سے جنازہ ربوہ لایا گیا- بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے جنازہ پڑھایا- بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب قمر نے دعا کرائی- ان سب کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے-

نعم البدل

○ مکرم عبد الصمد خان کارکن دفتر انصار اللہ مرکزیہ پاکستان کی بیٹی مبارکہ کلثوم مورخہ ۹۳-۹-۱۳ کو وفات پاگئی- بچی کی عمر ۱۳ ماہ تھی- جنازہ مورخہ ۹۳-۹-۱۴ کو بیت المھدی میں پڑھا گیا- اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے-

تبدیلی نام

○ خاکسار نے اپنا نسیم احمد سیفی کی بجائے نسیم احمد یوسفی رکھ لیا ہے- اب مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے-

نسیم احمد یوسفی مکان نمبر ۸/۳۸ فیکٹری ایریا ربوہ

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ مبشر احمد صاحب زرگر چنیوٹ حال ربوہ نے جون ۷۴ء میں وصیت کی تھی- موصیہ کا وصیت نمبر ۲۱۸۱۵ ہے- معلوم ہوا ہے کہ موصیہ اب بیرون ملک ہیں- موصیہ کے ایڈریس کی ضرورت ہے- اگر کسی کو موصیہ کے ایڈریس کا علم ہو یا موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ھذا کو مطلع فرمائیں-

صفحہ ۴ پر
املا نامہ گوپی چند نارنگ کی کتاب "املا نامہ" سے ماخوذ ہے (ادارہ)

ایک نادر موقعہ

نئی جلسہ گاہ کے بالکل سامنے شمال کی جانب کہکشاں ہاؤسنگ سکیم ربوہ میں صرف (۴۰) چالیس پلاٹس (گورنمنٹ سے منظور شدہ) (۵، ۱۰، ۱۵ مرلہ) آسان اقساط پر فروخت کئے جارہے ہیں- پہلے آئیں پہلے پائیں کی بنیاد پر خواہش مند حضرات فوری رابطہ کریں-

عزیز احمد خان- پراپرٹی مرکز ۳- بلال مارکیٹ ربوہ فون گھر 414-211842

دور جدید کی شوز کی دنیا کی اعلیٰ ورائٹی

SHAMIN SHOES

بچگانہ- زنانہ اور مردانہ ورائٹی

ڈیلر : نیو کامران شوز گولبازار ربوہ

سنہ ۱۹۱۱ سے مصروف خدمت

حکیم عبد الحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ

خداوند کریم کی رحمت سے 80 اسی سال سے زیادہ عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کرکے ان کی دعائیں حاصل کررہا ہے۔ آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلئے خود مل کر یا بذریعہ ڈاک علاج و مشورہ کرسکتے ہیں

اولاد سے محرومی ○ اولاد نرینہ کی خواہش ○ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا اٹھرا ○ لیکوریا ○ ایام کی بے قاعدگی بچوں کا سوکھا ○ گرمی ○ گیس ○ شوگر وغیرہ

برانچیں
محمود آباد 3 کراچی 44 نزد پوسٹ آفس فون پی پی PP. 548179
نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان فون پی پی PP. 510564
نارووال مریدکے روڈ چوک قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ
نزد ٹیکس اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ 906
کوٹھی 2029 سٹریٹ 32 سیکٹر آئی 10/2 اسلام آباد
جوہر ٹاؤن سکیم فیز I بالمقابل مسجد چک منگ نیوکیمپس روڈ ملتان لاہور

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون: 218534-219065

تریاقِ اٹھرا	نورِ کاجل	نورِ نظر	زدِ جامِ عشق	اکسیرِ معدہ	قندِ شفا	حبِّ سعال	خورشید یونانی دواخانہ
فی ڈبی -/۲۰	فی شیشی -/۵	اولاد نرینہ کے لئے فی کورس -/۶۲۵	۳۰ گولی -/۳۰۰	-/۸-/۱۵-/۳۰	نزلہ زکام دور کرنے کیلئے -/۱۰	کھانسی اور خراش گلو کیلئے -/۱۰	رجسٹرڈ گولبازار - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۰- ستمبر- گرمی کا سلسلہ ابھی جاری ہے- ربوہ کا درجہ حرارت ۳۴ درجے سنٹی گریڈ

○ قائم مقام صدر مملکت وسیم سجاد نے اتوار کو سٹیٹ بنک بلڈنگ اسلام آباد میں ایک کانفرنس کے افتتاح کے موقعہ پر اخبار نویسوں کے سوالات کے جواب دیتے ہوئے کہا کہ انتخابات مقررہ وقت پر غیر جانبدارانہ ہوں گے اور پارلیمنٹ کے بارے میں فیصلے عوام کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ امن وامان کی صورت حال کے بارے میں بعض واقعات افسوس ناک ہیں لیکن انتخابات کے بارے میں کوئی شک نہیں ہونا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارا کشمیر کے بارے میں موقف بہت واضح ہے اس مسئلہ کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل ہونا چاہئے۔

○ اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے سیکرٹری جنرل حامد الغابد نے کامیسٹک کے چھٹے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ او۔ آئی۔ سی کو کشمیر کی صورت حال پر سخت تشویش ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ فلسطین کے مسئلے میں مثبت تبدیلی آئی ہے لیکن ہمیں بوسنیا' آزربائی جان' کشمیر' افغانستان اور صومالیہ کی صورت حال پر صدمہ بھی ہے انہوں نے مزید کہا کہ مسلم امہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں تعاون کرے کیونکہ فنی اور مواصلاتی شعبوں میں تعاون کرکے ہمیں انقلاب لانے کی ضرورت ہے۔

○ اسلامی کانفرنس کی تنظیم کی سٹینڈنگ کمیٹی کے افتتاحی اجلاس سے پاکستان کے قائم مقام صدر وسیم سجاد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان سائنس دان خوراک اور توانائی کے مسائل کے حل کے لئے تحقیق کریں انہوں نے کہا کہ اسلامی ممالک کی خوراک کے لئے غیروں پر انحصار کو فوڈ ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔ اس لئے مسلم سائنس دان اقتصادی ترقی کے لئے تحقیقی صلاحیتیں بروئے کار لائیں۔

○ وفاقی وزیر داخلہ ایف کے بندیال نے کہا ہے کہ سابق آرمی چیف جنرل آصف نواز کا معاملہ سرد خانے میں نہیں ڈالا جائے گا۔ انہوں نے کہا امریکی لیبارٹری نے مرحوم کے بال کے تجزیہ کی تصدیق کردی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آصف نواز کی موت کے بارے میں سچ بہت جلد منظر عام پر آجائے گا۔

○ چیف الیکشن کمشنر جسٹس ریٹائرڈ نعیم الدین نے کہا ہے کہ کسی عدالتی کارروائی سے انتخابات ملتوی نہیں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات کے سارے انتظامات مکمل ہوچکے ہیں اس لئے کسی کو شک وشبہ نہیں ہونا چاہئے۔

○ وفاق اور صوبوں کے درمیان کیڈر پوسٹوں کی تقسیم کے بارے میں سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ اس سمجھوتے سے ملازمتوں کے سلسلے میں ۲۰ سال سے پائی جانے والی بے یقینی کی صورت حال ختم ہوجائے گی۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ٹوانہ نے سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو اور میاں محمد نواز شریف کو غیر مشروط طور پر معاف کرتے ہوئے ان کے خلاف توہین عدالت اور نااہلی کے ریفرنس بھجونے کے نوٹس خارج کردئے ہیں۔ دونوں کے وکلاء نے ہائی کورٹ میں پیش ہوکر غیر مشروط معافی کی استدعا کی جسے فاضل عدالت نے منظور کرلیا۔ سماعت کے دوران مسٹر جسٹس عبدالمجید ٹوانہ نے ریمارکس دئے کہ بینظیر اور نواز شریف کی لڑائی سے دوبارا اسمبلی ٹوٹی اور ان ہی کے جھگڑوں سے اگلی اسمبلی بھی ٹوٹے گی۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس عبدالمجید ٹوانہ نے ملک میں بحالی جمہوریت کے بعد مختلف وزراء اعظم اور پنجاب کے مختلف وزراء اعلیٰ کی طرف سے اپنے صوابدیدی کوٹہ کے تحت اعلیٰ سول و فوجی افسروں' سیاست دانوں' عزیز و اقارب اور مختلف افراد کو پلاٹوں کی الاٹمنٹ کو غیر قانونی قرار دے دیا ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ جن افراد کو کوڑیوں کے مول پلاٹ دئے گئے ان سے مارکیٹ ویلیو کے مطابق باقی رقم وصول کی جائے۔ آئندہ پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے لئے قانون بنایا جائے۔

○ پاکستان اسلامی فرنٹ کے سربراہ قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ چور دروازے سے اسمبلی میں پہنچنے والے ڈاکوؤں کو ووٹ کی طاقت سے نکالنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ میں ظالموں کے گریبان پر ہاتھ ڈالنے کے لئے آیا ہوں۔ نواز شریف آج اسلام کے علمبردار بننا چاہتے ہیں حالانکہ اسی نے سود کو حلال قرار دیا تھا۔

○ فیصل آباد میں سپاہ صحابہ کی اپیل پر مکمل ہڑتال رہی۔ مارکیٹیں اور بازار بند رہے۔ نماز فجر کے بعد شہر بھر کی مساجد میں جامع مسجد ابوبکر کے سانحہ اور بڑھتی ہوئی لاقانونیت پر اظہار افسوس کیا گیا۔

برائے فروخت

مندرجہ ذیل اشیاء برائے فروخت ہیں
۱۔ کموڈور کمپیوٹر
۲۔ سونی کیٹ کاپیئر
رابطہ : عامر مسعود خان
۱/۵۔ دارالصدر غربی۔ ربوہ فون ۲۱۱۵۴۱

حنیف ہومیو کلینک

۸۴۔ بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
موسم گرما کے اوقات کار :-
صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک شام سے ۶ بجے سے ۸ بجے تک ہر جمعہ کو ناغہ ہوگا۔
ایچ ڈاکٹر محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	120	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	35	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	20	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	40	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	60	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	12	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

بفضل خدا تعالیٰ
بہترین ڈش انٹینا کیلئے آپ کے جانے پہچانے پرانے آزمودہ اور تجربہ کار
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون ۲۱۱۲۷۴
فون رہائش بشارت احمد خان ۴۸۷

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED

FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9

AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷-۷۷۲۴۶۰۹